فرد اور اجتماعیت

پہلی بات یہ کہ زمین اپنے محور کے گرد گھومتی ہے، دوسری حقیقت یہ کہ وہ اپنی اس گردش کے دوران سورج کے اطراف بھی چکر لگاتی ہے اور تیسرا نکتہ یہ کہ ہماری یہ زمین جس نظامِ شمسی کا حصہ ہے وہ پورا نظام بھی گردش میں ہے اور کسی نامعلوم منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ نامعلوم تو یہ ہمارے لیے ہے کہ علم محدود ہے مگر جس نے کائنات کو تخلیق کیا ہے اسے تو معلوم ہے کہ کس کی گردش کس جانب ہے اور کس کے سفر کی منزل کیا ہے، ہر کرّہ متحرک ہے اور اپنے وظیفۂ حیات کی انجام دہی میں مصروفِ عمل، گویا ہر کرّہ کی اپنی انفرادی حیثیت بھی ہے اور وہ ایک بڑے نظام سے جُڑا ہوا بھی ہے اور وہ بڑا نظام بھی اپنے سے بڑے کسی اور نظام سے منسلک ہے۔ قارئینِ کرام! ان تین باتوں کو یہیں چھوڑ کر آگے بڑھتے ہیں۔

قرآنِ مجید میں ایمان والوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور سچے لوگوں کا ساتھ دو۔ یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین۔ اس انتہائی پُر حکمت بیان میں بنیادی طور پر دو باتوں کی تاکید کی گئی ہے، ایک کا تعلق انفرادی اور دوسرے کا تعلق اجتماعی پہلو سے ہے، ذاتی اور انفرادی حیثیت میں اللہ کا خوف رکھنا، گناہوں سے بچنا، اللہ کی رضا کا طالب ہونا، اپنی شخصیت کی نشو و نما، تعمیرِ کردار اور اخلاقِ حسنہ کو پروان چڑھانا، اور اجتماعی پہلو یہ کہ انسان صالح بندوں سے جُڑ جائے اور سچّے لوگوں کا ساتھ دے۔ گویا مطلوب دونوں پہلو ہیں یعنی کہ فرد اور اجتماعیت۔ ! اب ان پانچ باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے مزید آگے بڑھتے ہیں۔

اُخروی منظر نامے میں ایک اہم نکتہ وضاحت کے ساتھ یہ بھی بیان کر دیا گیا کہ انسان روزِ محشر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حضور انفرادی حیثیت میں ہی پیش ہوگا، وکلھم اتیہ یوم القیامتہ فرداً۔ گویا آخرت میں کوئی کسی کے کام نہ آئے گا اور ہر فرد کو اپنا بوجھ خود اٹھانا ہوگا، یہاں اصل اہمیت ذات کی ہے، لیکن ساتھ ہی احادیثِ نبوی میں اجتماعی نوعیت کے اس اہم نکتے کی بھی صراحت کر دی گئی ہے کہ انسان کو اعمال صالحہ کی پابندی کے لیے پاکیزہ اجتماعیت میں آجانا چاہیے، مطلوب اجتماعی نظام ہے، گھر، خاندان، سماج۔۔۔ تناظیم، جماعتیں اور ادارے۔ اور ان سب کا اختصاصی وصف کیا ہو؟ نیکی اور سچائی! نیک اور سچے لوگوں کی اجتماعیت، صحبتِ صالحہ۔ چنانچہ مطلوب یہ کہ نیک لوگوں کی معیت میں آجاؤ اور ان کی صحبتِ صالحہ اختیار کرو۔ خلاصہ یہ کہ فرد اور اجتماعیت کے اپنے اپنے دائرے ہیں اور دونوں ہی دائروں کی اہمیت اپنی جگہ مسلّمہ ہے۔

چار بیانات اور پیشِ خدمت ہیں: ماہرینِ طبعیات انتہائی چھوٹے سے ذرّے یعنی ایٹم کی ساخت کو جب بیان کرتے ہیں تو انسان پر حیرتوں کے کتنے ہی باب کھل جاتے ہیں، گویا اس ننّھے سے ذرّے میں ایک جہان آباد ہے، الیکٹران، پروٹان، نیوٹران اور نیوکلیس۔ ہر رکن کی اپنی حیثیت، کام اور وظیفہ یعنی انفرادی شان بھی اور ایک مرکز کے گرد مجتمع بھی۔ ماہرینِ سماجیات کہتے ہیں کہ

انسان اجتماعیت پسند ہے، انسانی تاریخ میں تخصّص رکھنے والے بتاتے ہیں کہ انسان ہمیشہ ہی گروہوں اور قبیلوں کی صورت میں زندگی گزارتا رہا ہے۔ ماہرینِ نفسیات یوں رہنمائی کرتے ہیں کہ انسان کے مزاج میں جہاں خودی، انا اور انفرادیت رچی بسی ہے وہیں پر وہ اجتماعیت میں جذب ہو کر جینے مرنے کا مزاج بھی رکھتا ہے۔

قارئینِ محترم! درج بالا گیارہ پہلوؤں کا سبق یہ ہے کہ تعمیرِ شخصیت کا ایک فرد خود ذمّے دار ہے، اسے اپنی ذاتی نشو و نما کی فکر خود ہی کرنی چاہیے، وہ اپنے اعمال کے لیے خود ہی جواب دہ ہے، وہ خود تو ساکت رہے اور ایک بڑے متحرک نظام سے جڑ جائے تو یہ مطلوب نہیں ہے، دوسری جانب وہ خود تو متحرّک ہو لیکن اپنے آپ کو کسی بھی طرح کے اجتماعی نظام سے ماورا سمجھے تو یہ بھی پسندیدہ نہیں ہے۔ خُودی، عزّتِ نفس اور تکریمِ ذات کی اہمیت اپنی جگہ مگر انسان کو اس بات کا شعور ہونا چاہیے کہ قدرت کی اسکیم میں وہ ایک بڑے نظام سے جُڑا ہوا ہے، وہ اپنی ذات میں ہی سب کچھ نہیں ہے۔ گو کہ وہ اپنی حیثیت میں خود مختار ہے مگر ایک بڑے کلُ کا محض چھوٹا سا جُز ہے، اس کی کامیابی کا دار و مدار اجتماعی نظام سے وابستگی میں ہی ہے، قدرت کی اسکیم میں فرد اور اجتماعیت ایک دوسرے کی کامیابیوں میں معاون و مددگار ہوتے ہیں۔ ایک فرد اپنی ذات میں کتنا ہی متّقی ہو مگر تقاضا کیا گیا کہ وہ سچّے لوگوں کا ساتھ بھی دے تاکہ اس کی یہ انفرادی نیکی کسی بڑے نظام کی گردش میں اپنا حصہ ڈال سکے، اسی طرح اگر وہ نافرمان ہو، بدی کے راستے پر ہو، اپنی گردش کو بغاوت کی سمت میں چھوڑ رکھا ہو لیکن دوسری جانب وہ کسی پاکیزہ اجتماعیت میں اپنے آپ کو فنا کر کے حساب کتاب سے بے پروا ہو جائے کہ یہ اجتماعیت اس کے لیے نجات دہندہ بن جائے گی تو یہ بھی عقل و دانش کے خلاف ہو گا، فرد اور اجتماعیت لازم اور ملزوم ہیں اور ایک دوسرے کے لیے تقویت کا باعث ہوتے ہیں۔ قدرت کی کُھلی نشانیوں کے یہ کھلے اشارات ہیں۔ یہ گیارہ باتوں کے گیارہ سبق ہیں۔

قارئینِ کرام! خلاصہ یہ کہ ''فرد کی اُٹھان اور اجتماعیت سے جُڑنا'' ہی دراصل توازنِ زندگی ہے اور زندگی کا حُسن بھی اسی راز میں پوشیدہ ہے۔

Jasarat News Urdu